Allama Iqbal Open University AIOU B.A Associate degree Solved Assignment NO 2 Autumn 2025 Code 416 Islamiat Lazmi

www.studyvillas.com

سوال نمبر *1:* اسلام میں عبادات کی اہمیت و فرضیت پر مفصل نوٹ تحریر کریں

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے لیے ہدایت فراہم کرتا ہے۔ اس میں عبادات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ عبادت وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے خالق سے تعلق مضبوط کرتا ہے، اس کی اطاعت کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔ عبادت صرف چند مخصوص اعمال کا نام نہیں بلکہ یہ ایک وسیع تصور ہے جو انسان کے دل، نیت، عمل اور کردار کے ہر پہلو کو شامل کرتا ہے۔

عبادت کا مفہوم

لفظ "عبادت" عربی لفظ "عبد" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں بندگی یا غلامی۔ شریعت کی اصطلاح میں عبادت سے مراد وہ تمام اقوال و اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے کیے جائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

(الذاریات: 56)

ترجمہ: "اور میں نے جنّ و انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عبادت ہی انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے۔

عبادت کی اہمیت

اسلام میں عبادت کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کیونکہ یہ ایمان کی عملی شکل ہے۔ ایمان دل کا یقین ہے جبکہ عبادت اس یقین کا ظاہری اظہار ہے۔ عبادت انسان کو یاد دلاتی ہے کہ وہ ایک مخلوق ہے جو اپنے خالق کی محتاج ہے۔ اس

www.studyvillas.com

کے بغیر انسان غرور و خودپسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ عبادت انسان کی روح کو سکون بخشتی ہے، دل کو اطمینان دیتی ہے اور زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرتی ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ"

(البقرہ: 21)

ترجمہ: *"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔"*

یہ حکم نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے تاکہ وہ اپنی تخلیق کے مقصد کو سمجھ سکے۔

عبادت کی اقسام

اسلام میں عبادت کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1.* عباداتِ ظاہری *(Formal Worships)

یہ وہ عبادات ہیں جنہیں شریعت نے مخصوص انداز، وقت اور طریقے کے ساتھ فرض یا سنت قرار دیا ہے۔ ان میں شامل ہیں:

www.studyvillas.com

- **نماز (صلاۃ):** اللہ تعالیٰ سے براہِ راست رابطے کا ذریعہ، جسے ایمان کا ستون قرار دیا گیا ہے۔

- **روزہ (صوم):** نفس کی تربیت اور تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ۔

- **زکوٰۃ:** مال کی پاکیزگی اور معاشرتی انصاف کا ذریعہ۔

- **حج:** امتِ مسلمہ کا اجتماع اور بندگی کا مظہر۔

2. عباداتِ باطنی (Spiritual Worships)

یہ عبادات دل اور نیت سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے:

- **اخلاص:** ہر عمل اللہ کی رضا کے لیے کرنا۔

- **توبہ و استغفار:** اپنے گناہوں پر ندامت اور اصلاح کی کوشش۔

www.studyvillas.com

- **شکر:** نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا۔

- **توکل:** ہر معاملے میں اللہ پر بھروسہ کرنا۔

یہ دونوں اقسام مل کر ایک مومن کی مکمل عبادت بناتی ہیں، کیونکہ اسلام صرف ظاہری اعمال کو نہیں بلکہ نیت اور خلوص کو بھی اہمیت دیتا ہے۔

عبادات کی فرضیت

اسلام میں عبادات کو فرض قرار دینا اس بات کی علامت ہے کہ یہ انسان کی روحانی، اخلاقی، اور اجتماعی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ ان عبادات کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے:

***1.* نماز کی فرضیت:**

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا اس نے دین قائم کیا، اور جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کو منہدم کر دیا۔"

www.studyvillas.com

(حدیث)

قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر نماز کی تاکید فرمائی ہے:

"أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ"

(الإسراء: 78)

ترجمہ: "سورج کے ڈھلنے سے نماز قائم کرو۔"

2. روزے کی فرضیت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ"

(البقرہ: 183)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔"

روزے کا مقصد انسان میں تقویٰ پیدا کرنا اور خواہشات کو قابو میں رکھنا ہے۔

3. زکوٰۃ کی فرضیت:

قرآن میں ارشاد ہے:

"وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ"

(البقرہ: 43)

www.studyvillas.com

زکوٰۃ سے معاشرتی توازن قائم ہوتا ہے، امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم ہوتا ہے۔

4. حج کی فرضیت:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا"

(آلِ عمران: 97)

حج ایک ایسی عبادت ہے جو مسلمان کو قربانی، صبر اور اتحاد کا درس دیتی ہے۔

عبادات کا مقصد

اسلام میں عبادت کا مقصد صرف ظاہری اعمال انجام دینا نہیں بلکہ دل و روح کی اصلاح بھی ہے۔ عبادت انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے اور اسے برائیوں سے روکتی ہے۔

قرآن میں فرمایا گیا:

"إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ"

www.studyvillas.com

(العنکبوت: 45)

ترجمہ: "یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

اسی طرح روزہ انسان کے اندر صبر، شکر اور تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ زکوٰۃ سخاوت اور ہمدردی سکھاتی ہے جبکہ حج اتحاد و مساوات کا عملی مظاہرہ ہے۔

عبادت کے معاشرتی اثرات

اسلامی عبادات فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح کرتی ہیں۔

1. **نماز** سے نظم و ضبط، صفائی، اتحاد اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔

2. **روزہ** سے صبر، ہمدردی، اور خود احتسابی کی عادت بنتی ہے۔

3. **زکوٰۃ** سے سماجی انصاف اور غربت میں کمی آتی ہے۔

www.studyvillas.com

4. **حج** سے امتِ مسلمہ میں بھائی چارہ اور یکجہتی بڑھتی ہے۔

عبادت کا اصل مقصد انسان کو ایک صالح شہری بنانا ہے جو اپنی ذات، خاندان، اور معاشرے کے لیے مفید ہو۔

عبادت کا روحانی پہلو

عبادت کا سب سے اہم پہلو روحانی سکون اور قلبی اطمینان ہے۔ جب انسان اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسے ایک اندرونی خوشی، سکون اور قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ"

(الرعد: 28)

ترجمہ: *"یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔"*

یہی عبادت کا سب سے بڑا انعام ہے کہ بندہ اپنے رب کی رضا حاصل کرے۔

www.studyvillas.com

عبادت اور انسانی ترقی

عبادت صرف مذہبی فریضہ نہیں بلکہ یہ انسان کی ذہنی، اخلاقی اور جسمانی ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔ نماز میں جسم کی ورزش ہوتی ہے، روزے سے صحت میں بہتری آتی ہے، زکوٰۃ سے معاشی انصاف قائم ہوتا ہے، اور حج سے انسان نظم و ضبط، ایثار، اور قربانی کا سبق سیکھتا ہے۔

عبادت کا جامع تصور

اسلامی عبادت صرف مسجد تک محدود نہیں بلکہ یہ زندگی کے ہر شعبے میں شامل ہے۔ اگر انسان اپنی نیت اللہ کے لیے خالص کرے تو اس کا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے۔ مثلاً علم حاصل کرنا، والدین کی خدمت کرنا، کاروبار میں دیانت داری سے کام کرنا، یا کسی کی مدد کرنا—یہ سب عبادت کے زمرے میں آتے ہیں بشرطیکہ ان کا مقصد اللہ کی رضا ہو۔

---

www.studyvillas.com

نتیجہ

اسلام میں عبادات کی اہمیت ناقابلِ بیان ہے۔ عبادت بندے کو اپنے خالق سے جوڑتی ہے، روح کو پاک کرتی ہے، اخلاق کو سنوارتی ہے، اور معاشرے میں انصاف و محبت کو فروغ دیتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے ارکان نہ صرف ایمان کے مظاہر ہیں بلکہ ایک مسلمان کی زندگی کے بنیادی اصول ہیں۔ عبادت انسان کو غرور، گناہ، اور دنیا کی فانی لذتوں سے دور رکھتی ہے اور اسے قربِ الٰہی، سکونِ قلب، اور ابدی کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

اسلامی عبادت کا مقصد انسان کو ایک ایسا بندہ بنانا ہے جو اللہ کا وفادار، انسانیت کا خیر خواہ، اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھنے والا ہو۔ اس لیے عبادت کو صرف رسمی فریضہ سمجھنے کے بجائے اسے روحانی ترقی اور سماجی خدمت کا ذریعہ بنانا چاہیے۔ یہی عبادت کی اصل روح ہے اور یہی انسان کی کامیابی کا راستہ۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2- نماز اور زکوٰۃ کے احکام و مقاصد تفصیلاً تحریر کریں۔

تعارف

اسلام کے اندر نماز اور زکوٰۃ دونوں بنیادی عبادات ہیں — نماز عبودیت و بندگی کا ظاہری اظہار ہے اور زکوٰۃ مال کی پاکیزگی اور معاشرتی انصاف کا عملی ذریعہ۔ قرآن و حدیث میں دونوں کا بارہا ذکر آیا ہے اور دونوں کا مقصد فردی اور اجتماعی سطح پر انسان کی اصلاح ہے۔ ذیل میں پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کے احکام *(فقہی پہلو)* اور مقاصد *(روحانی و سماجی فوائد)* مفصل انداز میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

نماز

نماز کا مفہوم اور شرعی حیثیت

نماز *(صَلاۃ)* وہ مخصوص عبادت ہے جو وقت معین، مخصوص ارکان و شرائط کے ساتھ اللہ کی بندگی کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔ نماز اسلام کے بنیادی ستونوں میں دوسری شے ہے اور اس کی فرضیت قرآن و سنت دونوں

www.studyvillas.com

سے ثابت ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: **"وَاَقِیمُوا الصَّلَاۃَ"** اور احادیث میں نماز کو دین کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیا گیا ہے۔

نماز کے بنیادی احکام (شرائط و ارکان و واجبات)

1. شرائط (Conditions for validity):

- ایمان بالغِ عقل (بالغ، عاقل مسلمان ہونا) — نابالغ، مجنون یا مرتد پر فرض نہیں۔

- اہلِ عاقلہ و عاقل ہونا (شرائط مختلف فقہ میں تفصیل کے ساتھ)۔

- قیامِ مقامِ استطاعت (قادر ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا)۔

- پاکی: وضو یا غسل (جب پورا غسل لازم)۔

- پاک کپڑا، پاک جگہ اور پاک قِبْلَہ کی طرف ہونا۔

www.studyvillas.com

2. ارکانِ نماز (Pillars — لازمی اعضاء):

(عام فقہی نقطہ نظر سے)

- **نیت** (قلبی) — نماز قائم کرنے کی نیت۔
- **قیام** (جب ممکن ہو) — کھڑے ہو کر قراءت۔
- **تکبیرہ الاحرام** (اللہ اکبر سے نماز کا آغاز)۔
- **قراءۃ الفاتحہ** (ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت)۔
- **رکوع** (جھکنا اور ٹھہرانا)۔
- **سجود** (دو سجود ہر رکعت میں)۔

www.studyvillas.com

- **قعدہ (تشہد)** اور تشہد کی قراءت۔

- **سلام** (دائیں و بائیں سلام پڑھ کر نماز ختم کرنا)۔

یہ ارکان نماز کے بنیادی اجزاء ہیں؛ اگر کوئی رکن ضائع ہو تو نماز باطل یا معیوب ہو سکتی ہے — فقہی اختلافات میں تفصیل موجود ہے۔

3. واجبات اور سننِ مؤکدہ:

ارکان کے علاوہ نماز میں کچھ واجبات ہوتے ہیں، مثلاً ان کہنا (ثناء)، ترید، قیام میں آیات کی حد، رکوع و سجود کا لازم عرصہ (مقررہ نہ ہو تو مختلف مکاتب میں فرق)، تشہد و درود کا پڑھنا (بعض مکاتب میں واجب یا سنہ مؤکدہ)، اذان و اقامت، قبلہ کی طرف رخ وغیرہ۔ سننِ مؤکدہ وہ اعمال ہیں جن کی ترک مستحب نہیں مگر نماز باطل نہیں ہوتی اگر ترک ہوں۔

4. مبطلات نماز (Things that invalidate the prayer):

- طہارت کا نہ ہونا (وضو/غسل کی عدم دستیابی جب لازم ہو)۔

www.studyvillas.com

- کفر یا شرک کا اظہار۔

- بلند آواز سے ہنسنا/بُراہت سے بولنا۔

- جسمانی نقل و حرکت (مثلاً بیٹھ کر کھڑے ہونا بغیر عذر)۔

- قبلہ سے پھیر جانا (بغیر ضرورت)۔

- کھانا پینا کرنا (قرآنی حدود کے مطابق)۔

مختلف فقہی مکاتب میں مبطلات کی تفصیل قدرِے اختلاف کے ساتھ ملتی ہے۔

5. اوقاتِ نماز:

نمازیں اپنے مخصوص اوقات میں ادا کی جاتی ہیں: فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔ ہر نماز کا آغاز اور اختتام وقتِ شمسی/فقہی نشانات کے مطابق ہے۔

www.studyvillas.com

جمعہ کی نماز مخصوص وقت اور خطبہ کے ساتھ ہوتی ہے (ظہر کی جگہ)۔ روزہ، نمازِ جنازہ، نمازِ تراویح وغیرہ کے آئینی پہلو بھی ہیں۔

6. جماعت اور فردی نماز:

- **جماعت:** مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا عام طور پر افضل سمجھا جاتا ہے؛ امام کی قیادت میں ادا کی جاتی ہے۔

- **انفرادی نماز:** گھر یا کسی جگہ اکیلے بھی پڑھی جا سکتی ہے جب جماعت ممکن نہ ہو۔

نماز کے مقاصد (روحانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد)

1. بندگی اور قربِ خدا: نماز کا بنیادی مقصد اللہ کی عبادت اور اس کے قریب ہونا ہے۔ یہ انسان کو اس کے خالق سے مربوط کرتی ہے۔

www.studyvillas.com

2. تقویٰ اور اخلاقی اصلاح: قرآن میں فرمایا: **"إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ"** — نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ باقاعدہ نماز انسان کو نظم، پابندی اور تقویٰ سکھاتی ہے۔

3. یادِ الٰہی اور قلبی سکون: نماز دلوں میں اطمینان لاتی ہے؛ دعا، توبہ اور تسبیح سے ذہنی سکون ملتا ہے۔

4. اجتماعی ہم آہنگی: جماعت نماز میں مساوات (سب ایک صف میں)، بھائی چارہ اور اجتماعی شعور پیدا ہوتا ہے۔ امیر و غریب ایک ہی مقام پر کھڑے ہوتے ہیں — سماجی مساوات کا عملی نمونہ۔

5. عبادت کے ذریعے اطاعت: نماز انسان کو ذاتی نظم، وقت کی پابندی اور اجتماعی ذمہ داری کا شعور دیتی ہے۔

6. تربیتی پہلو: نماز بچوں میں نظم و ضبط، بڑوں میں تواضع اور عاجزی سکھاتی ہے؛ جسمانی حرکات (رکوع، سجود) کے ذریعے جسم و روح کا رابطہ مضبوط ہوتا ہے۔

www.studyvillas.com

7. عبادت و عمل کا انضباط: نماز انسان کے روزمرہ معاملات میں اخلاقی حدود قائم کرتی ہے — جھوٹ، ظلم، زنا وغیرہ سے دور رکھتی ہے۔

عملی نکات و مسائلِ معاصر

- **مساجد میں آرام دہ انتظامات، خواتین کے لیے علیحدہ جگہ، معذور افراد کے لیے سہولیات** — یہ سب نماز کے حقیقی مقصد (شرائطِ انجام) میں آسانی لانے کے مترادف ہیں۔

- **کام کی جگہ پر نمازی سہولت،** تعلیمی اداروں میں وضو کی جگہ وغیرہ — اسلام میں آسانی دینے کی سنت ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کا مفہوم اور شرعی حیثیت

زکوٰۃ وہ مالی عبادت ہے جس میں مالکِ دولت اپنے مال کا مقررہ حصہ (حدودِ نصاب کے بعد) مستحقین کو دیتا ہے۔ قرآن و احدیث میں زکوٰۃ بارہا فرض قرار

www.studyvillas.com

پائی ہے: **"وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ"**۔ زکوٰۃ اسلام کا بنیادی ستون ہے جو مال کی صفائی اور معاشرتی مساوات کا ذریعہ ہے۔

زکوٰۃ کے بنیادی احکام (شرائط، نصاب، مقدار، احکامِ ادا)

1. شرائطِ زکوٰۃ (Conditions for liability):

- مسلمان ہونا (اکثر فقہی آراء کے مطابق زکوٰۃ واجب مسلمان پر)۔
- بالغ و عاقل ہونا (جہاں ذاتی زکوٰۃ کا سوال ہو)۔
- مالکیتِ کامل (مال پر مکمل ملکیت)۔
- نصاب تک رسائی: مال کی مقدار نصاب سے زائد اور اس پر ایک ہلالی سال (حول) گزر چکا ہو (مختلف مالوں کے لئے نصاب و حوالہ جات مختلف)۔

www.studyvillas.com

2. نصاب (Minimum threshold):

نصاب کی مقدار مختلف اشیاء کے لئے الگ ہے، مثلاً:

- **سونا:** عام طور پر *87.48* گرامِ خالص سونا (فقہی مآخذ و مقامی کرنسی کے مطابق بدل سکتا ہے)۔

- **چاندی:** *612.36* گرامِ چاندی۔

- **نقدی/بینک بیلنس/اسہام/سونا/چاندی/تجارت کا مال:** ان سب کو نقدی قیمت کے حساب سے نصاب کا تعین کیا جاتا ہے۔

- **زرعی پیداوار:** فصلوں کی نوعیت اور آب پاشی کے طریقہ کے حساب سے نصاب مختلف (مثلاً پردانی/بِہار وغیرہ)۔

www.studyvillas.com

- **مالِ چار پاؤں *(مویشی)*:** مخصوص تعداد کے اوپر زکوٰۃ لازم *(*مثلاً اونٹ، گائے، بھیڑ*)* — فقہی تفصیلات مختلف۔

3. مقدار *(Rate):*

- **نقدی/تجارت کا مال/سونا/چاندی/شہریت والے اثاثہ جات*:*** عام طور پر *2.5%* سالانہ *(=1/40)*۔

- **زرعی پیداوار*:*** آب پاشی کے طریقہ پر *5%* یا *10% (*روایتی فقہی حساب*)*۔

- **تجارتی منافع اور بھاری کمیونیکیبل اثاثہ*:*** فقہی تشریحات کے مطابق۔

4. احکامِ حول *(Hawl / one lunar year):*

زکوٰۃ عام طور پر اس مال پر واجب ہوتی ہے جو نصاب پر ایک ہلالی سال *(*۱۲ ماہ قمری*)* تک برقرار رہے، البتہ عجلتاً نکالنے کا فیض و ثواب ہے مگر

www.studyvillas.com

فرضیت کے لیے حول کی شرط مانی جاتی ہے۔ بینک بیلنس اور کاروباری مال میں وقتی حساب مختلف فقہی مواقف میں اختلاف رکھتے ہیں (کچھ ہر سال کے مخصوص تاریخ پر حساب کرتے ہیں)۔

5. مستحقین (Asnaf-e-Zakat):

قرآن میں اللہ نے زکوٰۃ کے آٹھ شعبے مقرر کیے ہیں (سورہ توبہ، آیت ۶۰):

1. **فقرا و مساکین**

2. **عمالِ زکوٰۃ** (زکوٰۃ کے اخراج میں مقرر کارکن)

3. **دلوں کو نرم کرنے والے** (نئے دل کو اسلام لانے، مدد کے لئے)

4. **غلابہ و رقاب** (قیدیوں کی آزادی)

5. **قَرضِ حسنہ** (قرض دینے کے لیے جو ادائیگی کا اختیار نہ رکھتا)

www.studyvillas.com

6. **سبیلِ اللہ** (دینی و اجتماعی مفاد مثلا تعلیم، طریقِ دعوت، دفاع)

7. **ابنِ السبِل** (راہی یا مسافر جو مستحق ہو)

8. **راہ ہدایت/مددِ مجروح** — فقہی تشریحات مختلف مگر اصل ان ہی اصناف کا تحفظ ہے۔

6. زکوٰۃ کے بعض خاص اقسام:

- **زکوٰۃ المال (نقدی، سونا، چاندی، تجارت):** عمومی 2.5%۔

- **زکوٰۃ الفطر:** رمضان کے اختتام پر ہر فرد پر کھانے کی مخصوص مقدار (روایتی طور پر گندم/چاول یا مقررہ رقم) — یہ نمازِ عید سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔

www.studyvillas.com

- **زکوٰۃ المحصول (زرعی محصولات):** پانی کے طریقہ پر فرق؛ عام طور پر *5%* اگر خود سیراب نہ ہو، *10%* اگر قدرتی آبپاشی ہو۔

- **زکوٰۃ الماشیہ (مویشی):** مخصوص تعداد اور شرائط کے مطابق مختلف نرخ۔

زکوٰۃ کے مقاصد (روحانی، اقتصادی، سماجی فوائد)

1. مال کی پاکیزگی (تزکیہ المال):

زکوٰۃ دینے سے امیر کا مال پاک ہوتا ہے، بخل دور ہوتا ہے اور دل کی لالچ کم ہوتی ہے۔ قرآن نے کہا: **"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً..."** — زکوٰۃ مال کی تزکیہ ہے۔

2. سماجی انصاف و تقسیمِ مال:

زکوٰۃ دولت کو ایک طرف روکنے کے بجائے پھیلانے کا ذریعہ ہے، امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم کرتی ہے اور غربت کے خاتمے میں مدد دیتی

www.studyvillas.com

ہے۔ یہ ایک مالی ری-ڈسٹری بیوشن کا نظام ہے جس سے معاشرتی استحکام آتا ہے۔

3. فقراء و مساکین کی کفالت:

ضعیف طبقوں کو روزمرہ کے ضروریات، تعلیم، صحت اور رہائش میں مدد ملتی ہے، جن سے معاشرے میں جرم و بدامنی کم ہوتی ہے۔

4. روحانی تربیت:

زکوٰۃ انسان کے نفس کو کنٹرول اور جہدِ نفس میں مدد دیتی ہے؛ سخاوت، ہمدردی اور شکرگزاری کے جذبات کو پروان چڑھاتی ہے۔

5. اقتصادی فوائد:

پیسہ گردش میں رہتا ہے، سرمایہ کاری کے لیے مواقع بڑھتے ہیں اور مانگ میں اضافہ ہوتا ہے — مقامی معیشت کو فروغ ملتا ہے۔ زکوٰۃ کی مناسب تقسیم صورت میں گندگی اور بے روزگاری کم ہو سکتی ہے۔

www.studyvillas.com

6. سیاسی و سماجی استحکام:

غریبوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی بنیادی ضروریات پوری ہونے سے سماجی انتشار، بغاوت یا ناانصافی کے مسائل کم ہوتے ہیں۔

زکوٰۃ کی عملی مثال اور طریقۂ حساب (سادہ مثال)

فرض کریں کسی شخص کے پاس ایک سال کے بعد نقد/بینک بیلنس اور ٹریڈ گڈز کی قیمت ملا کر *1,000,000* (ایک ملین) روپیہ ہے۔ نصاب سونے/چاندی کے حساب سے اگر *1,000,000* نصاب سے زائد ہے اور حول مکمل ہو چکا تو زکوٰۃ *2.5%* ہوگی:

زکوٰۃ = *1,000,000 × 0.025 = 25,000* روپیہ۔

یہ رقم مستحقین میں آٹھ اصناف کے مطابق دی جا سکتی ہے (غریب/مسکین وغیرہ)، یا اگر مقامی قانون/ادارہ موجود ہو تو زکوٰۃ کو خالص زکوٰۃ فنڈ میں جمع کر کے تقسیم کر سکتے ہیں۔

عصری مسائل اور زکوٰۃ

- **بینک بیلنس، اسہام، پینشن، بیمہ، کرپٹوکرنسی:** فقہ جدید میں علماء نے ان کے بارے میں تفصیلی اصول وضع کیے ہیں — عام طور پر نقدی

www.studyvillas.com

قدر کے حساب سے نصاب و حول کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

- **قرض و واجبات:** واجب الادا قرض اگر ادا ہو تو اصل اثاثہ میں شمار ہوتا ہے مگر ادھار کی صورتحال پر فقہی تشریح ضروری۔

- **ادارہ جاتی زکوٰۃ (State/Organization):** بعض مسلم ممالک میں ریاستی یا ادارہ جاتی زکوٰۃ کا نظام ہے جس میں زکوٰۃ اکٹھا کر کے منظم انداز میں تقسیم کی جاتی ہے؛ اس کے فوائد و خطرات کا تجزیہ ضروری ہے۔

زکوٰۃ کے نفاذ کے بہترین عملی طریقے

- **علمی تربیت:** عوام کو زکوٰۃ کے نصاب، مبلغ اور اہلیت کے بارے میں آگاہ کرنا۔

www.studyvillas.com

- **شفاف ادارے:** زکوٰۃ فنڈز کی شفاف تقسیم، آڈیٹ اور عوامی معلومات۔

- **سوشل ویلفیئر پروگرامات:** زکوٰۃ کو غربت مٹانے، تعلیم و صحت میں خرچ کرنے کے ادارہ جاتی منصوبے۔

- **مقامی پہنچ:** مقامی سطح پر مستحق افراد کی شناخت اور فوری مدد۔

نتیجہ

نماز اور زکوٰۃ دونوں اسلام کے ایسے اہم ستون ہیں جو فردی روحانیت اور اجتماعی انصاف دونوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ نماز انسان کو اللہ سے جوڑتی، اخلاق و نظم دیتی اور اجتماعی شعور پروان چڑھاتی ہے؛ زکوٰۃ دولت کو پاک کرتی، سماجی تقسیم کا نظام قائم کرتی اور فقراء کی کفالت کے ذریعے معاشرتی استحکام لاتی ہے۔ ان دونوں عبادات کا اصل مقصد فرد کو اللہ کے حضور عاجز بنانا اور ایک ایسا متوازن معاشرہ قائم کرنا ہے جہاں حقوق کا تحفظ اور رحمت کی تقسیم ممکن ہو۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3: حج کے لفظی و اصطلاحی معنی بتائیں۔ حج کے منافع اور مقاصد کیا ہیں اور آج کل ان کو کس طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے؟

حج کے لفظی معنی

لفظ "حج" عربی زبان کا لفظ ہے جو "حَجٌّ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "ارادہ کرنا" یا "قصد کرنا"۔ یعنی کسی عظیم اور مقدس مقام کا قصد و ارادہ کرنا۔ لغت میں حج کا مطلب ہے کسی اہم اور محترم مقام کی طرف بار بار جانا۔

حج کے اصطلاحی معنی

شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد ہے مخصوص ایام میں مخصوص مقامات (مثلاً مکہ مکرمہ، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ) پر مخصوص طریقے سے مخصوص عبادات انجام دینا، جن میں طواف، وقوفِ عرفات، رمیِ جمار، قربانی اور دیگر اعمال شامل ہیں۔ یہ سب افعال اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کیے جاتے ہیں تاکہ بندہ اپنے ایمان اور بندگی کا ثبوت پیش کرے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا"

(آل عمران: 97)

www.studyvillas.com

ترجمہ: "اور لوگوں پر اللہ کے لیے اس گھر کا حج فرض ہے جو وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔"

یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے اور استطاعت رکھنے والے ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

حج کی فرضیت اور شرعی حیثیت

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اسلام پانچ چیزوں پر قائم ہے: لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا۔"

(بخاری و مسلم)

حج کی فرضیت سن 9 ہجری میں نازل ہوئی اور اسی سال نبی کریم ﷺ نے حج کے احکام بیان فرمائے، جبکہ سن 10 ہجری میں آپ ﷺ نے اپنا پہلا

www.studyvillas.com

اور آخری حج (حجۃ الوداع) ادا فرمایا، جس میں آپ ﷺ نے امت کو کامل ہدایات دیں۔

حج کی اقسام

فقہی لحاظ سے حج تین اقسام کا ہوتا ہے:

1. **حجِ افراد:** صرف حج کی نیت کر کے انجام دینا، بغیر عمرہ شامل کیے۔

2. **حجِ قران:** ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرنا۔

3. **حجِ تمتع:** پہلے عمرہ ادا کرنا، پھر حج کے دنوں میں حج کی نیت کرنا۔

یہ تینوں صورتیں جائز ہیں اور ہر شخص اپنی سہولت کے مطابق کوئی بھی اختیار کر سکتا ہے۔

---

www.studyvillas.com

حج کے ارکان

حج کی عبادت مخصوص ارکان پر مشتمل ہے، جن کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا:

1. **احرام:** نیت کے ساتھ مخصوص لباس پہننا اور تلبیہ کہنا (لبیک اللہم لبیک...)۔

2. **وقوفِ عرفات:** نو ذوالحجہ کو میدان عرفات میں مغرب سے پہلے تک ٹھہرنا۔ یہ حج کا سب سے اہم رکن ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

3. **طوافِ زیارت:** بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرنا۔

4. **سعی:** صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

5. **رمیِ جمار:** منیٰ میں تین شیطانوں کو کنکریاں مارنا۔

www.studyvillas.com

6. **قربانی:** حاجی جانور ذبح کرتا ہے تاکہ اپنی قربانی اللہ کی راہ میں پیش کرے۔

یہ تمام اعمال نہ صرف عبادت ہیں بلکہ ان کے اندر گہرا روحانی اور تربیتی مفہوم چھپا ہوا ہے۔

حج کے منافع اور مقاصد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ"

(الحج: 28)

ترجمہ: "تاکہ وہ اپنے لیے (روحانی و دنیوی) منافع حاصل کریں۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ حج کے بہت سے روحانی، اخلاقی، سماجی اور معاشی فوائد ہیں۔ ذیل میں ان مقاصد کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے:

---

www.studyvillas.com

1. روحانی و ایمانی منافع

حج کا سب سے بڑا مقصد بندے اور خالق کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔ حاجی جب احرام باندھتا ہے تو وہ دنیاوی لباس اور حیثیتوں کو چھوڑ کر صرف ایک بندہ بن جاتا ہے۔ اس حال میں وہ کہتا ہے:

"لبیک اللہم لبیک" — یعنی "اے اللہ! میں حاضر ہوں۔"

یہ اعلان دراصل بندگی اور اطاعت کا عہد ہے۔

- یہ عبادت انسان کے دل کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔

- حج کے دوران بندہ ہر لمحہ اللہ کی یاد میں رہتا ہے، دعا کرتا ہے، توبہ کرتا ہے، اور نیکی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

- نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور گناہوں سے بچا تو وہ اس دن کی طرح پاک لوٹتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔" *(بخاری)*

www.studyvillas.com

یہ حج کی روحانی صفائی اور مغفرت کی عظیم بشارت ہے۔

---

2. اخلاقی تربیت اور کردار سازی

حج انسان کو صبر، برداشت، ضبطِ نفس، مساوات اور نظم و ضبط سکھاتا ہے۔

- لاکھوں لوگ ایک ہی لباس میں، ایک ہی جگہ پر، ایک ہی مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

- امیر و غریب، بادشاہ و فقیر، عرب و عجم، سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں — یہ اسلام کی مساوات اور اتحاد کا عملی مظاہرہ ہے۔

- حج کے دوران لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ، یا گناہ کے کام سختی سے منع ہیں:

"فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ" *(البقرہ: 197)*

ترجمہ: "حج کے دوران نہ شہوانی بات، نہ گناہ، نہ جھگڑا۔"

www.studyvillas.com

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ حج اخلاقی تربیت کا بہترین موقع ہے۔

---

3. اجتماعی و معاشرتی منافع

- حج دنیا بھر کے مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے۔

- مختلف قوموں، نسلوں اور زبانوں کے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر امت کے اتحاد کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

- یہ موقع امتِ مسلمہ کے درمیان بھائی چارہ، ہمدردی، اور باہمی تعاون کے جذبے کو فروغ دیتا ہے۔

- حاجی جب اپنے وطن واپس آتا ہے تو وہ اپنے ساتھ روحانی پیغام اور اتحاد کا درس لے کر آتا ہے۔

www.studyvillas.com

4. سیاسی و بین الاقوامی فوائد

- حج مسلمانوں کے لیے ایک عالمی کانفرنس کی حیثیت رکھتا ہے جہاں مختلف ممالک کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔

- اگر اس موقع کو درست طور پر استعمال کیا جائے تو امت کے مسائل پر بات ہو سکتی ہے، اتحاد و قیادت کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔

- ماضی میں خلفائے راشدین کے زمانے میں حج ایک ایسا موقع ہوتا تھا جہاں ریاستی معاملات پر مشورے بھی کیے جاتے تھے۔

---

5. اقتصادی و معاشی منافع

www.studyvillas.com

- قرآن میں "منافع" کا لفظ اس پہلو کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ حج کے دوران تجارت و معیشت کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

- لاکھوں حاجیوں کی آمد سے مکہ و مدینہ کی معیشت ترقی کرتی ہے، روزگار کے مواقع بڑھتے ہیں۔

- تاہم، اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ تجارت عبادت پر غالب نہ آئے بلکہ نیت عبادت ہی کی ہو۔

حج کے روحانی مقاصد

1. ***قربِ الٰہی کا حصول:*** حج بندے کو اس کے رب کے قریب کر دیتا ہے۔

2. ***گناہوں کی معافی:*** حج زندگی کے سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

www.studyvillas.com

3. **عاجزی اور انکساری:** احرام پہن کر بندہ اپنے آپ کو ایک غلام سمجھتا ہے۔

4. **زندگی کا نیا آغاز:** حج کے بعد انسان ایک نیک اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا عہد کرتا ہے۔

5. **اطاعت و قربانی کا جذبہ:** قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی یاد ہے جو اللہ کے حکم پر سب کچھ قربان کرنے کی علامت ہے۔

حج کے سماجی و معاشرتی مقاصد

1. **امت کا اتحاد:** حج سب مسلمانوں کے درمیان برابری اور اتحاد کا مظاہرہ ہے۔

www.studyvillas.com

2. **اخوت و مساوات:** کسی کی رنگ، نسل یا دولت سے فرق نہیں، سب ایک ہی لباس میں۔

3. **علم و تربیت کا تبادلہ:** مختلف ممالک کے لوگ ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، علم اور تجربات کا تبادلہ ہوتا ہے۔

4. **امن و بھائی چارہ:** حج میں امن، محبت، اور بھائی چارے کی تعلیم دی جاتی ہے۔

حج کے اقتصادی مقاصد

1. **تجارت و معیشت کی ترقی:** قدیم زمانے میں حج سے مختلف قوموں کے درمیان تجارت بڑھتی تھی۔

www.studyvillas.com

2. **سیاحت اور روزگار:** آج بھی حج سے لاکھوں افراد کو روزگار ملتا ہے۔

3. **معاشی سرگرمیوں میں اضافہ:** ہوٹل، ٹرانسپورٹ، خوراک، اور کپڑے کی صنعت میں ترقی ہوتی ہے۔

آج کل حج کے مقاصد کو کس طرح نظر انداز کیا جا رہا ہے

***1.* روحانیت کی کمی**

آج حج ایک روحانی سفر کے بجائے ایک "سیاحتی یا سماجی فخر" کا ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔ لوگ سوشل میڈیا پر تصاویر، ویڈیوز اور نمائش میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ عبادت کی روح، عاجزی اور خشوع و خضوع کم ہوتا جا رہا ہے۔

***2.* مال و اسراف کا رجحان**

حج کے دوران اخراجات میں حد سے زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔

www.studyvillas.com

- کئی لوگ فضول خرچی کرتے ہیں۔

- قیمتی ہوٹل، شاہانہ انتظامات، اور دکھاوا عبادت کی سادگی کو ماند کر دیتے ہیں۔

- قرآن میں اللہ نے اسراف سے منع فرمایا ہے:

"إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ" (بنی اسرائیل: 27)

3. اجتماعی شعور کی کمی

حج امتِ مسلمہ کے اتحاد کا مظہر ہے لیکن آج مسلمان ایک دوسرے سے دور اور تقسیم ہیں۔

- مختلف قوموں کے درمیان تعصب، زبان و فرقے کے جھگڑے۔

www.studyvillas.com

- اجتماعِ عرفات کا مقصد امت کے اتحاد کا اعلان تھا، مگر اب یہ جذبہ کمزور ہو چکا ہے۔

4. علم و تربیت کی کمی

بہت سے لوگ حج کے احکام و مقاصد جانے بغیر سفر کرتے ہیں، جس سے عبادت کی روح متاثر ہوتی ہے۔

- لوگوں کو حج کی تیاری کے دوران تربیت نہیں دی جاتی۔

- مناسک کے دوران غلطیاں اور لاپرواہی عام ہیں۔

5. تجارت اور عبادت میں توازن کی کمی

اگرچہ حج میں تجارت جائز ہے لیکن آج کاروباری فائدہ عبادت سے زیادہ اہمیت حاصل کر چکا ہے۔

- حج کمپنیاں اور ادارے اس فریضے کو منافع بخش تجارت بنا چکے ہیں۔

www.studyvillas.com

- عبادت کا مقصد پیچھے رہ گیا ہے۔

6. اخلاقی و عملی کوتاہیاں

- بعض حاجی ایک دوسرے سے بدسلوکی کرتے ہیں، صفائی کا خیال نہیں رکھتے، جھگڑے کرتے ہیں۔

- حالانکہ قرآن میں حج کے دوران ہر قسم کے فحش، گناہ اور جھگڑے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

حج کے مقاصد کی بحالی کے لیے تجاویز

1. روحانی تربیت:

حج سے پہلے حاجیوں کو مناسک اور روحانی پہلوؤں کی مکمل تربیت دی جائے تاکہ وہ مقصد کو سمجھ کر جائیں۔

www.studyvillas.com

2. سادگی اور اخلاص:

حج کو دنیاوی نمائش کے بجائے سادگی، عاجزی اور نیتِ خالص کے ساتھ ادا کیا جائے۔

3. امتِ مسلمہ کے اتحاد کی کوشش:

حج کو عالمی اسلامی بھائی چارے کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔

4. علمی و فکری استفادہ:

مختلف ممالک کے علماء، مفکرین اور تنظیمیں حج کے موقع پر امت کے مسائل پر غور و فکر کریں۔

5. تجارت میں توازن:

حج کے ساتھ تجارت جائز ہے لیکن عبادت پر ترجیح نہیں ہونی چاہیے۔ نیت ہمیشہ عبادت اور قربِ الٰہی کی ہو۔

www.studyvillas.com

نتیجہ

حج اسلام کی جامع ترین عبادت ہے جو انسان کے ایمان، کردار، اخلاق، اور معاشرتی زندگی کے ہر پہلو پر اثر ڈالتی ہے۔ اس میں روحانیت، قربانی، مساوات، اتحاد، صبر اور تقویٰ کے اعلیٰ اسباق پوشیدہ ہیں۔ مگر آج کے دور میں بدقسمتی سے ان روحانی و اخلاقی پہلوؤں کو نظر انداز کر کے ظاہری نمود و نمائش کو ترجیح دی جا رہی ہے۔

اگر مسلمان حج کے اصل مقصد — یعنی اللہ کی رضا، مغفرت، اصلاحِ نفس، اور امت کے اتحاد — کو سامنے رکھ کر یہ عبادت انجام دیں تو یہ نہ صرف ان کی ذاتی زندگی بدل دے بلکہ پوری امت کے لیے روحانی و اخلاقی بیداری کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر *4*۔ فتحِ مکہ کس سن میں ہوا؟ فتحِ مکہ کا واقعہ تفصیلاً تحریر کریں۔

فتحِ مکہ اسلامی تاریخ کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے جو سال **آٹھ *(8)* ہجری** میں پیش آیا *(تقریباً جنوری 630 م)*۔ یہ واقعہ مکہ مکرمہ کے جزب، امن و امان کی بحالی، اور اسلام کے کُلّی پھیلاؤ میں سنگِ میل ثابت ہوا۔ ذیل میں فتحِ مکہ کے اسباب، تیاری، واقعے کی تفصیلی روداد، بعد از فتح اقدامات، اور اس کے دینی و اجتماعی اثرات کو مرتب انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔

پس منظر و اسباب

1. **حدیبیہ کا معاہدہ *(6 ہجری)*:** پیغمبرِ اسلام ﷺ اور قریش کے مابین معاہدۂ حدیبیہ ہوا جس کے مطابق مسلمان اس سال بیتِ اللہ داخل نہ ہوگئے مگر امن و صلح کی ہدایت ہوئی۔ یہ معاہدہ عرصۂ فکر و حکمت ثابت ہوا مگر اس کے بعد بھی عربی قبائل میں کشیدگی جاری رہی۔

2. **بنو بکری اور بنو خزاعة کا واقعہ:** بنو بکری *(قریش کے حامی)* نے بنو خزاعة *(جو مسلمانوں کے قریب تھے)* پر حملہ کیا۔ بنو خزاعة نے حق

www.studyvillas.com

شفاعت کے لیے ہمراہِ اسلام کی طرف رجوع کیا۔ قریش نے اس جارحیت میں حصہ لیا اور حدیبیہ کی خلاف ورزی سمجھی گئی۔

3. **معاہدے کی پامالی:** قریش کی طرف سے سابقہ معاہدے کی خلاف ورزیاں اور محاذ آرائیوں نے مدینہ والوں میں قریشیوں کے خلاف مضبوط ردِعمل پیدا کیا۔ نیز بعض قبائل کی مکہ کے مخالف روّیے نے خدشات بڑھا دیے۔

4. **پیغمبر ﷺ کی حکمتِ عملی:** حضور ﷺ نے کسی بڑی لڑائی کے بغیر مکہ کو غلام بنانے، اور امت کی سلامتی و اتحاد کو برقرار رکھنے کے لیے فتحِ مکہ کا منصوبہ بڑی حکمت و چالاکی کے ساتھ ترتیب دیا۔

تیاری اور فوجی ترتیب

www.studyvillas.com

پیغمبرِ اسلام ﷺ نے بڑے خفیہ طور پر ایک فوجی قافلہ تیار کیا تاکہ مکہ والوں کو خبر بھی نہ ہو اور وہ جانی و مالی حفاظت کے لیے تیار نہ ہوں۔ ان نکات پر عمل ہوا:

- **فوج کی تعداد:** روایات کے مطابق مسلمانوں کی تعداد تقریباً دس ہزار کے قریب تھی— مرد غالباً دس ہزار اور قلیلیّتی رُو کے ساتھ طے کیا گیا تھا۔

- **خاموشی اور خفیہ حرکت:** لشکر نے مختلف راستوں سے مکہ کی جانب پیش قدمی کی، رات کی تاریکی اور راستوں کی تقسیم سے دشمن کو دھوکا دیا گیا۔ لشکر کو سخت پابندی دی گئی کہ نہ زبانی تفرقہ ہو، نہ مار پیٹ، نہ اموال کو نقصان پہنچایا جائے۔

- **کمانڈرز کی تعیناتی:** لشکر کو مختلف محاذوں کے لیے دفعتاً تقسیم کیا گیا اور ہر گروہ کے رہنماؤں کو کارنامہ سونپا گیا (کچھ روایات میں خالد بن ولید، عمرو بن العاص، سلیمان بن صرد، عمر، علی وغیرہ کے نام ملتے

www.studyvillas.com

ہیں؛ البتہ روایات میں اختلافات پائے جاتے ہیں)۔

- **اخلاقی ہدایات:** نبی ﷺ نے بندوقی اور فوجی حد تک منشیات و فساد سے روکتے ہوئے ایمانی، عبادی اور اخلاقی حدود پر سختی سے زور دیا۔ خاص طور پر حج کرنے والوں کی حالت اور بیت اللہ کے تقدس کا خیال رکھنے کی ہدایت دی گئی۔

مکہ تک آمد اور پیشگی عمل

مسلمانوں نے مختلف راستوں سے مکہ کا گھیراؤ کیا۔ قریش کے جو ممکنہ مؤثر رہنما تھے، بعض نے مزاحمت ترک کر دی، اور مکہ کی کچھ جماعتیں پہلے ہی خوف و تذبذب کی حالت میں تھیں۔ مکہ کے اندر بھی قریش کے درمیان رائے منقسم تھی— بعض جنگ چاہ رہے تھے اور بعض امن کے خواہشمند تھے۔

داخلۂ مکہ اور مسلمانوں کا رویّہ

www.studyvillas.com

جب مسلمان مکہ کے قریب پہنچے تو پیغمبر ﷺ نے واضح اور عظیم الشان اعلان کیا: **عام معافی و درگزر**۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ والوں کو نقصان پہنچایا نہ جائے، نہ ان کے اموال اور نہ عورتوں و بچوں کو، اور جن لوگ سچے دل سے سر تسلیم خم کریں انہیں معاف کیا جائے گا۔ اس روئے عمل نے فتحِ مکہ کو عملی طور پر خون ریزی کے بغیر ایک محفوظ اور شاندار واقعة بنایا۔

- **پُر امن داخلہ:** مسلمان بغیر کسی بڑے معرکے کے مکہ میں داخل ہوئے۔ بہت سے مقامات پر مکہ والوں نے ضبطِ نفس دکھایا اور کسی بڑی مزاحمت کا مظاہرہ نہ کیا۔

- **پیغمبر ﷺ کا فرمانِ عام معافی:** حضور ﷺ نے سپاہ کو واضح ہدایات دیں کہ کسی مظالم یا چھیڑ چھاڑ کی اجازت نہیں۔ وہ اپنی ذات میں بھی رحم و شفقت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے قریش کے سربراہوں، حتیٰ کہ ان لوگوں کو بھی جو پہلے سخت دشمن تھے، معاف فرمایا۔

www.studyvillas.com

- **حضور ﷺ کا مکہ میں خطبہ:** نبی ﷺ نے جب مکہ میں داخل ہوئے تو وہ مقام حَطِیْم یا خانہِ کعبہ کے قریب میدان میں لوگوں سے مخاطب ہوئے اور توحید و دعوت کا پیغام دیا، لوگوں سے قرآن و سنت کی طرف رجوع کا مطالبہ کیا، اور اخلاقی اصلاحات کی بات کی۔

بیتِ اللہ کی صفائی اور بت پرستی کا خاتمہ

فتح کے بعد ایک نہایت اہم عمل انجام پایا: کعبہ میں نصب کئی بت اور مجسمہ جات کو ہٹایا گیا اور بت پرستی کا خاتمہ کیا گیا۔

- **حضرت علیؓ کا کردار:** تاریخی روایات کے مطابق حضرت علیؓ کو کعبہ کے اندر جانے اور وہاں سے بت 'ہبل' سمیت دیگر بتوں کو گرانے کی ذمہ داری دی گئی، اور وہ بیتِ اللہ کے اندر جا کر یہ عمل انجام دینے والے پہلے افراد میں سے رہے۔

- **بیتِ اللہ کا تقدس:** پیغمبر ﷺ نے کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے اسے صرف اللہ کی عبادت کے لیے وقف فرمایا اور وہاں توحید کا پیغام قائم

www.studyvillas.com

کیا گیا۔

اہم واقعات اور لوگوں کی صورتِ حال

- **ابو سُفیان:** ابتدائی دشمن اور قریش کے رہنما ابو سفیان مکہ میں موجود تھے؛ انہوں نے آخر میں حجازی حالات دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ ان کی بیوی صفیہ کا معاملہ اور ان کے ساتھ روّیہ تاریخی حوالوں میں آیا ہے۔

- **عام معافی کا بیان:** پیغمبر ﷺ نے بہت وسیع پیمانے پر معافی فرمائی اور فرمایا کہ "آج تم آزاد ہو" (مختلف روایات میں یہی مفہوم بیان ہوا ہے) — اس روئے عمل نے بہت سے لوگوں کو دل سے اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔

- **کچھ استثناءات:** تاریخ میں چند ایسے افراد تھے جنہوں نے مسلسل ظلم و ستم کا ارتکاب کیا تھا اور ان کے بارے میں علیحدہ احکام بعد میں سامنے آئے؛ مگر عمومی منظرنامہ یہ تھا کہ عظیم الشان درگزر غالب

www.studyvillas.com

رہا۔

فتحِ مکہ کے بعد کے اقدامات

1. **اسلام کا عمومی پھیلاؤ:** مکہ کی فتح نے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام کی صدائے گونجائی— متعدد قبائل نے اسلام قبول کیا یا اس سے مصالحت اختیار کی۔

2. **قریش کا بدلتا موقف:** قریش کے کئی رہنما جنہوں نے پہلے نبی ﷺ کے خلاف سازشیں کی تھیں، فتح کے بعد مسلمان بن گئے یا کم از کم امن کی حالت اپنا لی۔

3. **سیاسی و سماجی استحکام:** جزیرہ نما عرب میں متحدہ اسلامی ریاست کا وجود مضبوط ہوا اور مدینہ کی قیادت کے تحت معاہدات اور امن کی پالیسیاں نافذ ہوئیں۔

www.studyvillas.com

4. **حج و عمرہ کا تسلسل:** بیتِ اللہ میں توحید کا پیغام مضبوط ہوا اور عوام کو آزادانہ طور پر عبادت کی اجازت ملی؛ بعد ازاں، یہ حالات حج کے تاریخی شعائر کے تسلسل میں مددگار ثابت ہوئے۔

فتحِ مکہ کے دینی و اخلاقی اثرات

- **رحمت و شفقت کی عملی مثال:** پیغمبر ﷺ کی جانب سے عمومی معافی نے اسلام کے اخلاق کو عیاں کیا— کہ فتح میں بھی رحم، عدل اور انسانیت کو مقدم رکھا جائے۔

- **توحید کی بحالی:** اللہ کی عبادت کا خالصانہ حکم دوبارہ بیتِ اللہ میں نافذ ہوا اور شرک و بت پرستی کا خاتمہ ہوا۔

- **امتِ مسلمہ کا اتحاد:** جزیرۂ عرب کی بڑی اکثریت ایک نئی دینی و سیاسی حقیقت — اسلامی امت — کا حصہ بن گئی۔

www.studyvillas.com

- **بین الاقوامی اثرات:** فتحِ مکہ نے اس وقت کی سفارتی و تجارتی دنیا میں تبدیلیاں لائیں؛ اسلام نے نہ صرف مذہبی بلکہ معاشرتی، اخلاقی اور عدالتی نظام میں بھی تبدیلیاں مرتب کیں۔

خلاصہ و اصلاحی نکات

فتحِ مکہ محض ایک فوجی کامیابی نہ تھی؛ یہ ایک عظیم اخلاقی انقلاب، سیاسی یکجہتی اور دینی بحالی کا موقع تھا۔ اس واقعے نے دکھایا کہ کامیابی کا بہترین استعمال معافی، اصلاحِ عوام، اور عدل و انصاف کے قیام میں ہے۔ پیغمبر ﷺ نے فتح کے فوراً بعد عدل و انصاف، عبادت کی حرمت، اور انسانی وقار کی حفاظت کو مقدم رکھا— یہی وہ ہدایتیں ہیں جو آج بھی مسلمانوں کے لیے اخلاقی سبق کا باعث ہیں۔

فتحِ مکہ کی کہانی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ قوت و طاقت کے ساتھ ساتھ حکمت، بردباری، اور درگزر بھی لازم ہیں؛ اور کسی معاشرے کا حقیقی استحکام اس وقت ممکن ہے جب فتح کے بعد بھی انصاف، توحید، اور اخلاقی اقدار برقرار رکھی جائیں۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5: احسان سے کیا مراد ہے نیز احسان کی اہمیت اور اقسام تفصیلاً تحریر کریں۔

احسان کا مفہوم (لفظی و اصطلاحی)

لفظی معنی: عربی لفظ **احسان** مصدرِ فعل "حَسُنَ" سے ماخوذ ہے۔ لغت میں احسان کے معانی میں نیک ہونا، بھلائی کرنا، خوبصورتی، عمدگی اور بہتری شامل ہیں — یعنی کسی عمل کو بہترین، خوبصورت اور مکمل انداز میں انجام دینا۔

اصطلاحی معنی (شرعی و اخلاقی): شرعی اصطلاح میں احسان کا مطلب ہے — اللہ یا بندوں کے ساتھ ایسا حسنِ سلوک اختیار کرنا جو محبت، اخلاص، مروّت اور اعلیٰ معیار کے ساتھ ہو۔ حدیثِ قدسی اور نبوی تعلیمات میں احسان

www.studyvillas.com

کو تین جہات میں سمجھا جاتا ہے: *(1)* اللہ کے ساتھ احسان — یعنی عبادات میں کامل اخلاص اور خشوع، *(2)* لوگوں کے ساتھ احسان — یعنی حقوقِ انسانی کی ادائیگی، حسنِ سلوک اور انصاف، اور *(3)* نفسِ انسانی کے ساتھ احسان — یعنی اپنی تربیت، خود احتسابی اور نفسیاتی توازن برقرار رکھنا۔

احسان کی شرعی بنیادیں (قرآن و حدیث سے شواہد)

- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **"وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ"** *(*الحدیث: تأویل مختلف*)* — عبادت میں استحکام اور کامل ہوکر عبادت کرنے کی طرف اشارہ۔

- معروف حدیثِ جبریل میں جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے، اسلام کیا ہے اور احسان کیا ہے؟ رسول ﷺ نے فرمایا: **"الإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ"** — یعنی اللہ کو ایسے عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو؛ اگر دیکھ نہیں سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ *(*صحیح مسلم*)* یہ بیان احسان کی

www.studyvillas.com

روحانی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

- قرآن میں بھی احسان کی ترغیب اور ظلم سے روکنے کی متعدد آیات موجود ہیں، مثلاً: **"وَلْتَكُن مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ..."** وغیرہ۔

احسان کی اہمیت (روحانی، اخلاقی و معاشرتی پہلو)

1. **قربِ الٰہی اور ایمان کی تکمیل:** احسان عبادت کو کامل بناتا ہے۔ جب عبادت میں اخلاص، خشوع و خضوع اور اللہ کی حاضری کا شعور ہو تو ایمان کے اثرات گہرے ہوتے ہیں۔ احسان کے بغیر عبادت رسمی اور سطحی رہ سکتی ہے۔

2. **اخلاقی تعمیر:** احسان انسان کے اخلاق کو نکھارتا ہے — سچائی، عدل، شکر، صبر، رحم اور شفقت جیسی خصوصیات ابھرتی ہیں۔ معاشرے میں اگر افراد احسانی رویّہ اختیار کریں تو سماجی ہم آہنگی اور اعتماد پروان

www.studyvillas.com

چڑھتا ہے۔

3. **سماجی انصاف و فلاح:** احسان کے ذریعے غریب و محروم کی مدد، بے لوث عطیات، عدل و مساوات اور خدمتِ انسانیت کا فروغ ہوتا ہے۔ یہ نظامِ رشتوں کو مضبوط بناتا ہے اور معاشرتی تقسیم کو کم کرتا ہے۔

4. **ذاتی سکون و نفسیاتی فوائد:** جب انسان احسان کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو اندرونی سکون، اطمینانِ قلب اور نفس کی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ خود غرضی اور بغض کی جگہ محبت و رحمت آتی ہے۔

5. **معاشی و قانونی فوائد:** احسانی روّیہ کرپشن، ناجائز مال اندوزی اور استحصال کو روکتا ہے۔ کاروبار میں احسان کے اصول نافذ ہوں تو شفافیت، اعتماد اور پائیداری آتی ہے۔

6. **دینی واقعیت و اجر:** قرآن و حدیث میں احسان کرنے والوں کے لئے عظیم اجر کا وعدہ ہے؛ قیامت کے دن احسان کرنے والے اونچی درجہ

www.studyvillas.com

بندی میں ہوں گے۔

احسان کی اقسام *(تفصیلی تقسیم اور مثالیں)*

احسان کو ہم مختلف زاویوں سے تقسیم کر سکتے ہیں تاکہ اس کے عملی پہلو واضح ہوں:

الف) اللہ کے ساتھ احسان *(احسانُ الٰہی)*

- **تعریف:** اللہ کی عبادت میں کمال، اخلاص، خشوع اور حضورِ قلب کے ساتھ عمل کرنا۔

- **مثالی مظاہر:** نماز میں دل و دماغ کی موجودگی، روزہ میں تقویٰ، ذِکرو اذکار میں محنت، عبادت میں ریا سے بچنا، ہر عمل کو اللہ کے نزدیک بہتر بنانے کی کوشش۔

www.studyvillas.com

- **حدیث:** "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کو ایسے عبادت کرو جیسے تم اُس کو دیکھتے ہو۔" (صحیح مسلم)

- **اہم نتیجہ:** عبادات کی حقیقت روحانی تعلق میں ہے، نہ کہ محض ظاہری طریقہ میں۔

ب) انسانوں کے ساتھ احسان (اجتماعی یا بین الاِنسانی احسان)

- تعریف: لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک، حقوق کی ادائیگی، فیاضی، سخاوت، عدل، احترام اور مدد۔

- **اقسام و مثالیں:**

  - **خاندانی احسان:** والدین کی خدمت، بیوی سے حسن سلوک، بچوں کی تربیت۔

www.studyvillas.com

- **معاشرتی احسان:** محتاجوں کی مدد، یتیموں کی کفالت، پڑوسیوں سے حسنِ سلوک۔

- **عدالتی احسان:** اداروں میں انصاف، ملازمین کے ساتھ عدل، تجارتی دیانت داری۔

- **قرآنی ہدایت:** "وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا" — لوگوں سے اچھا سلوک کرو۔

- **مثالیں:** صدقہ، عطیہ، مدنی خدمات، غیرت نوازی کے بجائے تعاون۔

ج) فردی احسان (ذات کے ساتھ احسان)

- تعریف: اپنے نفس، صحت، علم اور صلاحیتوں کے ساتھ حسنِ سلوک؛ اپنا بہتر استعمال۔

www.studyvillas.com

- **مثالی مظاہر:** علم حاصل کرنا، جسمانی صحت کا خیال، مالی معاملات میں اعتدال، وقت کی قدر، بااخلاق زندگی۔

- **اہمیت:** اگر انسان خود کے ساتھ احسان کرے تو وہ دوسروں کے ساتھ بہتر تعلق قائم کر سکتا ہے۔

د) محیطی و مخلوق کے ساتھ احسان (احسان فی الخلق)

- تعریف: مخلوقاتِ خدا کے ساتھ مہربانی اور حسنِ سلوک؛ ماحول، جانور، درخت، فطرت کا تحفظ۔

- **مثالیں:** جانوروں کو تکلیف نہ دینا، درخت لگانا، پانی اور فضائی آلودگی سے بچاؤ، قدرتی وسائل کا اکلوتی استعمال نہ کرنا۔

www.studyvillas.com

- **اسلامی بنیاد:** رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہر رحم دل انسان کے لئے ثواب ہے، اور ظلم مخلوق پر گناہ ہے۔

ہ) قانونی و معاشی احسان (احسان فی المعاملات)

- **تعریف:** تجارتی، مالی اور عدالتی امور میں عدل و انصاف برتنا؛ سود، دھوکہ بازی، جھوٹ سے بچنا۔

- **مثالیں:** پیمانے و مقدار میں درستگی، معاہدوں کی پاسداری، اجرت کا بروقت ادا کرنا، قرض کے حقوق کی حفاظت۔

و) عبادی و اخلاقی درجات کے لحاظ سے احسان

احسان کو درجات میں بیان کیا جا سکتا ہے:

1. **احسانِ ظاہری:** عمل کا ظاہری صحیح ہونا — مثلاً نماز کے ارکان میں کامل رہنا۔

www.studyvillas.com

2. **احسانِ باطنی:** نیت اور دل سے خلوص — عمل خالص اللہ کے لئے۔

3. **احسانِ عالیہ:** عمل میں حسنِ نیت، رحم، برداشت اور دوسروں کے بہترین مفاد کا خیال رکھنا (یعنی "بہترین سے بہتر" کی کوشش)۔

احسان کے عملی نمونے اور روزمرہ اطلاق

1. **گھر میں:** والدین کی خوشی، بیوی بچوں کے ساتھ شفقت، غصے پر قابو پانا۔

2. **مساجد اور عبادتگاہوں میں:** ادبِ مسجد، دوسروں کی جگہ کا خیال، نماز میں خشوع۔

3. **مالی معاملات میں:** زکوٰۃ و صدقہ دینا، قرض واپس کرنا۔

www.studyvillas.com

4. **پیشہ ورانہ میدان میں:** ایمانداری، وقت کی پابندی، صارفین کے حقوق کا احترام۔

5. **تعلیم و تعلیمی اداروں میں:** استاد کا شاگرد سے ہمدردانہ رشتہ، علم کی دیانتداری (نقل سے پرہیز)۔

احسان کے فوائد (دینی، اخلاقی، معاشرتی و فردی)

- **الٰہی اجر:** اللہ کی رضا اور آخرت میں بزرگ درجات۔

- **معاشرتی فوائد:** کمزور طبقے کی حفاظت، جرائم اور فساد میں کمی، اعتماد کی فضا۔

- **فردی فوائد:** نفسیاتی سکون، عزتِ نفس، بہتر تعلقات، ذاتی ترقی۔

www.studyvillas.com

- **قانونی و معاشی فوائد:** شفافیت، سرمایہ کاری میں بڑھوتری، اعتماد کی بنیاد پر کامیاب کاروبار۔

احسان کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور ان کے حل

1. **ریا اور دکھاوا:** ارادے خالص نہ ہوں — حل: نیت کی بار بار تجدید، اللہ کی یاد۔

2. **سستی وکاہلیت:** اعمال میں کمنے کی وجہ سے کم عمل — حل: چھوٹے مگر مستقل اعمال؛ زمانے کی تقسیم۔

3. **بخل و خود غرضی:** مالی احسان میں رکاوٹ — حل: زکوٰۃ اور صدقہ کی سنت کو اپنانا، فقیر کی حالت دیکھنا۔

www.studyvillas.com

4. **تعصّب و بدگمانی:** دوسرے کے ساتھ احسان کرنے میں حائل — حل: دل سازی، علم و تربیت، سماجی میل جول۔

احسان کو فروغ دینے کے عملی اقدامات (مساجد، مدارس، کمیونٹی)

- **تعلیمی پروگرام:** اخلاقی تربیت، ورکشاپس، خطبات میں احسان کی تربیت۔
- **سماجی پالیسی:** غریبوں کے لئے فلاحی اسکیمیں، یتیم خانوں کی تائید۔
- **قانونی ضوابط:** ملازمت میں حقوق اور اجرت کے قوانین کی پاس داری۔
- **خاندانی تربیت:** گھر میں چھوٹے بچوں کو رحم، شکر اور بانٹنے کی عادت ڈالنا۔

اختتامی کلمات

www.studyvillas.com

احسان وہ جامع اخلاقی ضابطہ ہے جو انسان کو اللہ کے قریب لاتا اور معاشرے کو منظم و مہذب بناتا ہے۔ اسلام نے احسان کو نہ صرف عبادات میں مرکزی مقام دیا بلکہ روزمرہ زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی عملی ترغیب دی ہے۔ احسان کا حقیقی معیار یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال میں بہترین کوشش کرے، دل سے خالص رہے، اور ہر صورت میں دوسروں کے بھلے کا ارادہ رکھے۔ اگر فرد اور معاشرہ دونوں سطحوں پر احسان کو اپنایا جائے تو دنیاوی فلاح اور اخروی کامیابی دونوں ممکن ہیں۔

www.studyvillas.com